# سورة الانعام

## آیات ۱۱۴ - ۱۲۱

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِىْ حَكَمًا وَّ هُوَ الَّذِىْۤ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ
الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝۱۱۴ وَ تَمَّتْ
كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّ عَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۱۱۵ وَ اِنْ تُطِعْ
اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا
يَخْرُصُوْنَ ۝۱۱۶ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۱۱۷
فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝۱۱۸ وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا
ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَ اِنَّ
كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ۝۱۱۹ وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ
الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ۝۱۲۰ وَ لَا
تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَ اِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰۤى
اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَ اِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۝۱۲۱ ع

اَفَغَيۡرَ اللّٰهِ اَبۡتَغِىۡ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ اِلَيۡكُمُ الۡكِتٰبَ مُفَصَّلًا ‌ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ

اَفَغَيۡرَ اللّٰهِ - توکیا اللہ کے علاوہ ( کسی ) کو

أ - استفهاميه ( استفهام انکاری)

اَبۡتَغِىۡ حَكَمًا - میں چاہوں بطور منصف کے

( VIII ) (ب غ ي) اِبْتَغَى يَبْتَغِي ، اِبْتِغَاءً - چاہنا

حَكَم - (خصوصی) فیصلہ دینے والا منصف

وَّهُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ - حالانکہ وہ، وہ ہے جس نے اتارا

اِلَيۡكُمُ الۡكِتٰبَ - تمہاری طرف کتاب

مُفَصَّلًا - تفصیل سے بیان کی ہوئی

مُفَصَّل - (مفعول) تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہوا

وَالَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ - اور وہ لوگ ہم نے دی جن کو کتاب

يَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهٗ - وہ جانتے ہیں کہ یہ

مُنَزَّلٌ - اتاری ہوئی ہے

مُنَزَّل - (مفعول) نازل کردہ

فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١١٤﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١١٥﴾

مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ - آپ کے رب (کی طرف) سے حق کے ساتھ

فَلَا تَكُونَنَّ - تو آپ ہرگز نہ ہوں

مِنَ الْمُمْتَرِينَ -شک کرنے والوں میں سے

( م ر ي )

اِمْتَرٰى يَمْتَرِي ، اِمْتِرَاءً - شک میں پڑنا ( VIII )

مُمْتَرٍ - شک کرنے والا

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ - اور پورا ہوا آپ کے رب کا فرمان

تَمَّ يَتِمُّ ، تَمَامًا- مکمل ہونا

صِدْقًا وَّعَدْلًا - بطور سچائی کے اور بطور عدل کے

لَا مُبَدِّلَ - کوئی تبدیلی کرنے والا نہیں ہے

بَدَّلَ يُبَدِّلُ ، تَبْدِيْلاً- تبدیل کرنا ( II )

مُبَدِّل - تبدیل کرنے والا

لِكَلِمٰتِهٖ - اس کے فرمانوں کا

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ - اور وہی سننے والا ہے جاننے والا ہے

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِىْ حَكَمًا وَّ هُوَ الَّذِىْۤ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ
مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّ عَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ
لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾

تو کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور فیصلہ کرنے والا تلاش کروں، حالانکہ اس نے پوری تفصیل کے ساتھ تمہاری طرف کتاب نازل کر دی ہے؟ اور جن لوگوں کو ہم نے (تم سے پہلے) کتاب دی تھی وہ جانتے ہیں کہ یہ کتاب تمہارے رب ہی کی طرف سے حق کے ساتھ نازل ہوئی ہے لہٰذا تم شک کرنے والوں میں شامل نہ ہو، تمہارے رب کی بات سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے، کوئی اس کے فرامین کو تبدیل کرنے والا نہیں ہے اور وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے

**Shall I look upon anyone apart from Allah for judgement when it is He Who has revealed to you the Book in detail? And those whom We gave the Book (before you) know that this (Book) has been revealed in truth by your Lord. Do not, then, be among the doubters. The Word of your Lord is perfect in truthfulness and justice; no one can change His words. He is the All-Hearing, the All-Knowing**

محمد اقبال

اَفَغَيۡرَ اللّٰهِ اَبۡتَغِىۡ حَكَمًا وَّ هُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ اِلَيۡكُمُ الۡكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنۡ رَّبِّكَ بِالۡحَـقِّ فَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ ﴿۱۱۴﴾

## حَکم صرف اللہ تعالیٰ ہے

- اس آیت کریمہ میں متکلم نبی ﷺ ہیں اور خطاب مسلمانوں سے ہے۔
- اسلامی دعوت اور توحید کی حقانیت کو استدلال کے مختلف طریقوں سے ثابت کرنے اور پیش کردہ مطالبات کا جواب دینے کے بعد آپ ﷺ سے کہلوایا جارہا ہے کہ حق بالکل واضح ہو جانے کے بعد کیا میرے لیے اس بات کا امکان موجود ہے کہ میں اللہ کے سوا کسی اور کو یہ حق دوں کہ وہ مجھے بتائے کہ مجھے زندگی کس طرح گزارنی ہے یعنی انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لیے کیا اسلوب ہونا چاہیے۔ اس کے لیے آئین اور قانون کیا ہو اس کی حلت و حرمت کا حق کسے حاصل ہو ، کون ہے جو میری زندگی کے ہر موڑ پر میری رہنمائی کرے ؟

**اس ایک آیت کریمہ میں انسان کی ساری انفرادی و اجتماعی زندگی کی رہنمائی کا سامان موجود ہے**

- دنیا میں کوئی شخصیت ایسی نہیں جس کی ہر بات براہ راست حجت وسند ہو ، انبیاء علیہ السلام بھی اللہ کی اجازت سے لوگوں کو رشد وہدایت کی دعوت دیتے ہیں ، اور دراصل اللہ کی جانب بلاتے ہیں، اور اسی چیز کی طرف بلاتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے اس لیے براہ راست حکم اور سند صرف اللہ ہی کی ذات ہے
- یہ اللہ ہے جو انفرادی اور اجتماعی زندگی کے معاملات میں حَکم اور منصف بننے کا حق رکھتا ہے، پھر اس نے اپنا یہ حق ثابت کرنے اور اپنی رہنمائی کو واضح کرنے کے لیے ایک مفصل کتاب بھی نازل کردی ہے جو حق و باطل کے درمیان بوقت ضرورت، حکم اور فیصلہ کرنے والی کتاب ہے

يَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنۡ رَّبِّكَ بِالۡحَقِّ فَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ ﴿۱۱۴﴾ وَتَمَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدۡقًا وَّعَدۡلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۱۱۵﴾

یہاں قرآن کریم کی چند خصوصیات بیان کی گئی ہیں:

← قرآن کو ایک مفصّل (مبیّن) کتاب کے طور پر نازل کیا گیا ہے، زندگی کا کوئی حل طلب مسئلہ اس کی تعلیم سے باہر نہیں رہا، یہ انسانی ہدایت کے تمام تقاضے پورے کرنے کی ضامن کتاب ہے

← قرآن کریم حق اور باطل کی تشخیص کے لیے ایک معیار کے طور پر نازل ہوا ہے

← قرآن کے نزول کے ساتھ مشرکین کے درخواستی معجزات کے نزول کا باب بند کر دیا گیا (ولو اننا نزلنا...)

← اللہ کی جانب سے قرآن جیسا روشن معجزہ نازل ہونا، اس کے قضاوت کے لائق ہونے کی بہترین دلیل ہے

← قرآن کریم ایک کامل کلام ہے، سچائی میں بھی اور عدل میں بھی- کس طرح؟

(قرآن میں جتنے واقعات، حالات، وعدے، وعیدیں بیان کیے گئے ہیں وہ سب سچے اور صحیح ہیں ان میں کسی غلطی کا امکان نہیں (صدق) — اور اللہ تعالیٰ کے تمام احکام عدل پر مبنی ہیں، جن میں ظلم، حق تلفی اور ناانصافی کا شائبہ تک نہیں، نہ ان میں نفسانی خواہش کو عمل دخل ہے اور نی انسانی جذبات کا (عدل)

← قرآنی احکام کی ایک صفت یہ بھی کہ کوئی ان کو بدلنے والا نہیں۔ نہ اس میں غلطی کا امکان ہے کی اس کو بدلا جائے اور نہ کوئی دشمن اسے زبردستی بدل سکے گا

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ - اور اگر آپ کی اطاعت کریں اکثریت کی

تُطِعْ اصل میں تُطِيْعُ تھا، اِنْ شرطیہ کی وجہ سے ي گر گئی

مَنْ فِی الْاَرْضِ - جو زمین میں ہیں

يُضِلُّوْكَ - تو وہ بھٹکا دیں گے آپ کو

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اللہ کے راستے سے

اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ - وہ لوگ پیروی نہیں کرتے

اِنْ - نافیہ (نفی والا)

اِلَّا الظَّنَّ - مگر گمان کی

وَاِنْ هُمْ اِلَّا - اور وہ نہیں ہیں مگر یہ کہ

يَخْرُصُوْنَ - اٹکل دوڑاتے ہیں

خَرَصَ يَخْرُصُ ، خَرْصًا - قیاس آرائی کرنا، اٹکل دوڑانا

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾

إِنَّ رَبَّكَ - بیشک آپ کا رب

هُوَ أَعْلَمُ - وہی سب سے زیادہ جاننے والا ہے

مَنْ يَّضِلُّ - اس کو جو بھٹکتا ہے

عَنْ سَبِيْلِهٖ - اس کے راستے سے

وَهُوَ أَعْلَمُ - اور وہ ہی سب سے زیادہ جاننے والا ہے

بِالْمُهْتَدِيْنَ - ہدایت پانے والوں کو

أَعْلَمَ - افعل التفضیل کا صیغہ
(سب سے زیادہ جاننے والا)

وَاِنۡ تُطِعۡ اَكۡثَرَ مَنۡ فِى الۡاَرۡضِ يُضِلُّوۡكَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ؕ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنۡ هُمۡ
اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ ﴿۱۱۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ مَنۡ يَّضِلُّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ‌ۚ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ﴿۱۱۷﴾

اور اے محمدؐ! اگر تم اُن لوگوں کی اکثریت کے کہنے پر چلو جو زمین میں بستے ہیں تو وہ تمہیں اللہ کے راستہ سے بھٹکا دیں گے وہ تو محض گمان پر چلتے اور قیاس آرائیاں کرتے ہیں، در حقیقت تمہارا رب زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اُس کے راستے سے ہٹا ہوا ہے اور کون سیدھی راہ پر ہے

(O Muhammad!) If you obey the majority of those who live on earth, they will lead you away from Allah's path. They only follow idle fancies, indulging in conjecture.
And your - Lord knows well who stray from His path, and also those who are rightly-guided.

محمد اقبال

وَاِنۡ تُطِعۡ اَكۡثَرَ مَنۡ فِى الۡاَرۡضِ يُضِلُّوۡكَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ ؕ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ ﴿۱۱۶﴾

## اکثریت صداقت کی دلیل نہیں

- اللہ تعالیٰ نے یہاں متنبہ فرمایا کہ صداقت کے لیے اکثریت شرط نہیں، حق، حق ہی رہے گا چاہے اس کو ماننے والا چند ایک ہوں یا پھر کوئی ایک بھی نہ ہو
- انسانی علم کی کمزوری یہ ہے کہ وہ علم کی افادیت اور اس کی صداقت کا پوری طرح قائل ہے لیکن عجیب بات ہے کہ پوری طرح اس پر بھروسہ نہیں کرتا وہ جب یہ دیکھتا ہے کہ کسی بڑی سے بڑی حقیقت کو اکثریت قبول نہیں کر رہی تو وہ بجائے حقیقت کا ساتھ دینے کے اکثریت کے ساتھ چلنا شروع کر دیتا ہے
- قرآن کریم اسی حقیقت کو واضح کیا ہے کہ کسی صداقت اور حقیقت کو ماننے کے لیے اکثریت کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ جو کہا جا رہا ہے کیا وہ خود صداقت ہے یا نہیں اور کیا سنجیدہ، ذی علم اور صاحب کردار لوگ اس کے حق میں شہادت دیتے ہیں یا نہیں۔ چاہے ان کی تعداد کتنی ہی کم کیوں نہ ہو۔
- اگر انسانوں کی ایک بھیڑ جو علم اور حقیقت کی بنیاد پر نہیں بلکہ جذبات، تعصّبات، اندھی تقلید اور عقیدت کی بنیاد پر کسی گمان کے پیچھے بھاگ رہی ہو تو اس کی اکثریت کا غوغا اس کے حق ہونے کی دلیل نہیں
- جب یونان میں سقراط سے پوچھا گیا کہ پورے ایتھنز میں مقتدرہ اور لوگ تمہارے نظریات و خیالات کے خلاف ہیں کیا تمہیں اس کی پرواہ نہیں تو جواب دیا کہ " مجھے صرف اس ایک انسان کی پرواہ ہے جو دانش مند ہو "

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ - پس کھاؤ اس میں سے ذکر کیا گیا

ذَكَرَ يَذْكُرُ ، ذِكْرًا - ذکر کرنا

ذُكِرَ - ذکر کیا گیا (مجہول)

اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ - اللہ کا نام جس پر

ذبح کرتے وقت جس پر اللہ کا نام لیا گیا

اِنْ كُنْتُمْ - اگر تم لوگ ہو

بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ - اس کی آیات پر ایمان لانے والے

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا - اور تمہیں کیا ہے کہ تم لوگ نہیں کھاتے

مِمَّا ذُكِرَ - اس میں سے ذکر کیا گیا

اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ - اللہ کا نام جس پر

فَصَّلَ يُفَصِّلُ ، تَفْصِيْلاً - تفصیل سے بیان کرنا

(II)

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ - حالانکہ اس نے تفصیل سے بیان کیا ہے تمہارے لیے

مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ - اس کو جو اس نے حرام کیا تم پر

اِلَّا مَا - مگر وہ چیز

اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ - تم لوگ مجبور کئے گئے جس کی طرف

وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ - اور بیشک بہت سے بھٹکاتے ہیں

بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ - اپنی خواہشات سے کسی علم کے بغیر

اِنَّ رَبَّكَ - بیشک آپ کا رب

هُوَ اَعْلَمُ - وہ ہی سب سے زیادہ جاننے والا ہے

بِالْمُعْتَدِيْنَ - حد سے بڑھنے والوں کو

( ض ر ر )

اِضْطَرَّ يَضْطَرُّ ، اِضْطِرَارًا ( VIII )
بیقرار ہونا، مجبور کرنا

اِضْطَرَّ میں طا کہاں سے آگیا؟

باب اِفْتِعَالْ (VIII) کے
فاء (پہلے) کلمے میں
اگر صاد، ضاد، طا،
ظا، واقع ہوں تو تا کو
طا سے بدل دیتے ہیں

اَهْوَآ - هَوَى کی جمع ( خواہشات )

فَكُلُوۡا مِمَّا ذُكِرَ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ بِاٰيٰتِهٖ مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۱۸﴾ وَمَا لَـكُمۡ اَلَّا تَاۡكُلُوۡا مِمَّا ذُكِرَ اسۡمُ اللّٰهِ
عَلَيۡهِ وَقَدۡ فَصَّلَ لَـكُمۡ مَّا حَرَّمَ عَلَيۡكُمۡ اِلَّا مَا اضۡطُرِرۡتُمۡ اِلَيۡهِ‌ ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا لَّيُضِلُّوۡنَ بِاَهۡوَآئِهِمۡ بِغَيۡرِ
عِلۡمٍ‌ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُعۡتَدِيۡنَ ﴿۱۱۹﴾

پھر اگر تم لوگ اللہ کی آیات پر ایمان رکھتے ہو تو جس جانور پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اُس کا گوشت کھاؤ، آخر کیا وجہ ہے کہ تم وہ چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو، حالانکہ جن چیزوں کا استعمال حالت اضطرار کے سوا دوسری تمام حالتوں میں اللہ نے حرام کر دیا ہے اُن کی تفصیل وہ تمہیں بتا چکا ہے بکثرت لوگوں کا حال یہ ہے کہ علم کے بغیر محض اپنی خواہشات کی بنا پر گمراہ کن باتیں کرتے ہیں، ان حد سے گزرنے والوں کو تمہارا رب خوب جانتا ہے

If you believe in the signs of Allah, eat (the flesh) of that over which Allah's name has been pronounced. And how is it that you do not eat of that over which Allah's name has been pronounced even though He has clearly spelled out to you what He has forbidden you unless you are constrained to it?85 Many indeed say misleading things without knowledge, driven merely by their lowly desires. But your Lord knows well the transgressors.

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا
اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

## اللہ ہی حاکم اور مختار کل ہے

### کھانے پینے کی چیزوں کی حلت و حرمت کے بارے میں مشرکین عرب کے جاہلانہ نظریات اور توہمات کا رد

- ان آیات میں بظاہر ان جانوروں کے گوشت کھانے کا حکم دیا گیا ہے جنھیں اللہ کے نام سے ذبح کیا جائے اور اس بات پر تنقید کی گئی ہے کہ جن جانوروں کو اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جاتا ہے تم آخر انھیں کیوں نہیں کھاتے ؟
- لیکن در حقیقت یہ ایک فقہی مسئلے سے بڑھ کر کہیں بڑی اصولی بات کی تعلیم دی گئی ہے مسلمانوں کو
- اللہ کو خالق و مالک ماننے کے باوجود اس کے اختیارات کسی اور کو تفویض کر دینا بنیادی طور پر ہر امت کی گمراہی کا سبب اور اس کے حقوق و اختیارات میں دوسروں کو شریک کرنا ہے
- اگر وہ حقیقی مالک اور حاکم ہے تو حاکمیت کا اختیار بھی اسی کا، حلت و حرمت، جائز و ناجائز، صحیح و غلط کے فیصلے کا حق بھی اسی کو — اب انسان دی گئی اپنی آزادی و اختیار سے اگر اس کی حاکمیت اور اس کے فیصلوں کو نہ مانے تو وہ ایسا کر سکتا ہے لیکن پھر اس کا شمار، اللہ کے اقتدار، اختیار اور حاکمیت کو نہ ماننے والوں میں ہوگا
- اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ حلت و حرمت، جائز و ناجائز اور صحیح و غلط کے فیصلوں ( اس کی حاکمیت ) کو بغیر کسی حیل و حجت مان لینے والوں کا شمار حقیقی مومنین، اس کے مطیع و فرمانبرداروں اور اس کی حزب میں ہوگا

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

- یہاں مسلمانوں سے کہا گیا کہ اگر تم حقیقت میں اللہ پر ایمان لائے ہو اور اس کے احکام کو مانتے ہو تو ان تمام اوہام اور تعصّبات کو چھوڑ دو جو کفار و مشرکین میں پائے جاتے ہیں، ان سب رسموں اور پابندیوں کو توڑ دو جو خدا کی ہدایت سے بے نیاز ہو کر لوگوں نے خود عائد کر رکھی ہیں، حرام صرف اسی چیز کو سمجھو جسے خدا نے حرام کیا ہے اور حلال اسی کو ٹھیراؤ جس کو اللہ نے حلال قرار دیا ہے۔ (مَا آمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ)
- یہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کی بات ہے، اور بد قسمتی سے اللہ کی یہ حاکمیت اسلامی ممالک میں بھی نافذ نہیں ہے ( دستوری، قانونی، عدالتی، اور حکومتی سطح پر )
- عوام کی سطح پر اس حاکمیت سے انحرافات جا بجا دیکھے جا سکتے ہیں، غیر اللہ کو سجدہ، چڑھاوے، ان سے مرادیں، ان کے نام کے جانور، جو انہی آستانوں پر ذبح کیے جاتے ہیں

← نام نہاد پیروں کے کہنے پر گائے کا ( موٹا ) گوشت نہ کھانا جو بہت عام ہے اللہ کے حکم حلت و حرمت کی ایک پامالی

← مذہب انسان کا ایک پرائیویٹ معاملہ ( انسانی ہدایت کا الٰہی پیکج، انسانی اجتماعی زندگی سے غیر متعلق ہو گیا)

← جہاں تک اجتماعی زندگی میں قانون اور آئین کی ضرورت کا تعلق ہے یہ کام خود انسان مل کر آپس میں کریں گے۔ اللہ کا یا مذہب کا اس سے کوئی رشتہ نہیں ( اسی کی تعلیم تعلیمی اداروں میں دی جاتی ہے )- یہ ہے سیکولرزم

← سروری اور کبریائی کی تمام شکلیں اللہ کو سزاوار ہیں، انسان کو اس کی بندگی، اس کی مرضی، اختیار، قانون و آئین کو نافذ اور جاری کرنے کے لیے بھیجا گیا، اگر یہ بڑائی اور عظمت کوئی خود اختیار کر لے۔ یہی شرک (بتانِ آذری)

وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿١٢٠﴾

وَ ذَرُوْا - اور تم چھوڑ دو

( و ذ ر ) وَذَرَ يَذِرُ ، وَذرًا - چھوڑ دینا

ظَاهِرَ الْاِثْمِ - گناہ کے ظاہر کو

وَ بَاطِنَهٗ - اور اس کے باطن کو

اِنَّ الَّذِيْنَ - بیشک جو لوگ

يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ - کماتے ہیں گناہ کو

سَيُجْزَوْنَ بِمَا - عنقریب وہ بدلہ دیئے جائیں گے بسبب اس کے جس کا

سَ
حرف استقبال

كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ - وہ ارتکاب کرتے تھے

( ق ر ف ) ( VIII )

اِقْتَرَفَ يَقْتَرِفُ ، اِقْتِرَافًا ۔ مرتکب ہونا ، کمانا، کسی چیز کا حاصل کرنا
(اچھے/برے معنی میں) بالعموم کسی ناپسندیدہ کام کے لیے استعمال کرنا

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا
يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

تم کھلے گناہوں سے بھی بچو اور چھپے گناہوں سے بھی، جو لوگ گناہ کا اکتساب
کرتے ہیں وہ اپنی اس کمائی کا بدلہ پا کر رہیں گے

**Abstain from sin, be it either open or secret. Indeed those who commit sins shall surely be requited for all they have done.**

محمد اقبال

وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

## سیرت و کردار کی تعمیر اور ایمان کی پختگی کے لیے ظاہر و باطن دونوں کی تطہیر ضروری ہے

## شرک اور مظاہر شرک دونوں کو چھوڑنے کا حکم

- ہر برائی کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک اس کا باطنی پہلو، دوسرا اس کا ظاہری پہلو۔ ایک کسی چیز کی حقیقت جس کا مسکن انسان کا نفس اور اس کا دل ہوتا ہے، دوسرے اس کے وہ مظاہر و شکلیں ہوتی ہیں جو انسانی زندگی کے اندر وہ نمایاں ہوتی ہے۔ ان دونوں میں بڑا گہرا ربط ہوتا ہے۔ برائی کی دونوں گاہر کو ترک کرنا لازمی ہے وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ اور بے حیائی کی باتوں کے قریب نہ پھٹکو، خواہ ظاہری ہو یا باطنی
- انسانی اصلاح کے لیے جس طرح قلب و ضمیر کی تصدیق ضروری ہے اسی طرح آدمی کا ظاہر بھی اس کے مطابق بدلنا چاہیے
- جو لوگ اس قدر وضاحت و صراحت کے بعد بھی شرک سے تعلق توڑنے کے لیے تیار نہیں اور گناہ ان کی زندگی سے نکل نہیں پاتا۔ انھیں ان کے انجام سے ڈراتے ہوئے فرمایا گیا کہ وہ وقت دور نہیں جب وہ اپنے اعمال کی سزا پائیں گے۔

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ۭ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰۗـِٕــهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ١٢١

وَلَا تَاْكُلُوْا - اور نہ تم کھاؤ

مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ - اس میں سے نہیں ذکر کیا گیا

اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ - اللہ کا نام جس پر

وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ - اور بیشک یہ یقیناً نافرمانی ہے

وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ - اور بیشک شیطان یقیناً پیغام رسانی کرتے ہیں

اِلٰٓى اَوْلِيٰۗـِٕــهِمْ - اپنے کارسازوں کی طرف

لِيُجَادِلُوْكُمْ - تاکہ وہ تم لوگوں سے مناظرہ کریں

وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ - اور اگر تم اطاعت کروگے ان کی

اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ - تو بیشک تم یقیناً شرک کرنے والے ہوگے۔

(و ح ي)

أَوْحَى يُوْحِي ، إِيْحَاءً (IV) پیغام رسانی کرنا، دل میں بات ڈالنا

جَادَلَ يُجَادِلُ ، مُجَادَلَةً ۔ مجادلہ (جھگڑا/مباحثہ/مناظرہ) کرنا (III)

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ
اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

اور جس جانور کو اللہ کا نام لے کر ذبح نہ کیا گیا ہو اس کا گوشت نہ کھاؤ، ایسا کرنا فسق ہے شیاطین اپنے ساتھیوں کے دلوں میں شکوک و اعتراضات القا کرتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں لیکن اگر تم نے اُن کی اطاعت قبول کر لی تو یقیناً تم مشرک ہو

**Do not eat of (the animal) over which the name of Allah has not been pronounced (at the time of its slaughtering), for that is a transgression. And behold, the evil ones do inspire doubts and objections into the hearts of their friends so that they dispute with you;86 but if you obey them, you will surely yourselves turn into those who associate others with Allah in His divinity.**

محمد اقبال

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰۤى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

## جو اللہ کے نام پر ذبح نہ کیا گیا ہو اسے نہ کھاؤ

- گزشتہ سے پیوستہ آیت میں شرکیہ عقائد کے تحت حرام کی ہوئی چیزوں کو کھانے کا حکم دیا ہے جب کہ ان پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ یہاں اس آیت میں اہل عرب کے عقیدے کی رو سے ان مباح چیزوں کو بھی کھانے کی ممانعت فرما دی جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو
- علمائے یہود جہلائے عرب کو نبی ﷺ پر اعتراض کرنے کے جو سوالات سکھایا کرتے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ "آخر کیا معاملہ ہے کہ جسے خدا مارے وہ تو حرام ہو اور جسے ہم ماریں وہ حلال ہو جائے " یہ ایک ادنی سا نمونہ ہے اس ٹیڑھی ذہنیت کا جو ان نام نہاد اہل کتاب میں پائی جاتی تھی۔ وہ اس قسم کے سوال گھڑ گھڑ کر پیش کرتے تھے تاکہ عوام کے دلوں میں شبہات ڈالیں اور انھیں حق سے لڑنے کے لیے ہتھیار فراہم کریں

## کسی جانور کے ذبح کے وقت اس پر اللہ کا نام لینا اس قدر ضروری کیوں قرار دیا گیا کہ اس کے بغیر وہ حرام ہے؟

1. خدا کی ہر نعمت سے، خواہ چھوٹی ہو یا بڑی، فائدہ اٹھاتے وقت ضروری ہے کہ اس پر اس کا نام لیا جائے تاکہ بندوں کی طرف سے اس کے انعام واحسان کا اعتراف و اقرار ہو۔
2. احترام جان کا یہ تقاضا ہے کہ کسی جانور کو ذبح کرتے وقت اس پر خدا کا نام لیا جائے۔ جان کسی کی بھی ہو ایک محترم شے ہے، اگر خدا نے ہم کو اجازت نہ دی ہوتی تو ہمارے لیے کسی جانور کی بھی جان لینا جائز نہ ہوتا
3. اس سے شرک کا ایک بہت وسیع دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ غیر اللہ کے نام کی قربانی، نیاز و نذر کی باب بندہ

# اضافی مواد

# Reference Material

# کیا اکثریت صداقت کی دلیل ہے

- قرآنِ مجید کی کتنی ہی آیات اس بات کو بیان کرتی ہیں
- وَلَوْ أَعْجَبَکَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ - [۵:۱۰۰] کبھی تمھیں بُروں اور ناپاک چیزوں کی زیادتی تعجب میں نہ ڈالے
- وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُون [۳۰:٦] اکثر لوگوں کے کام علم ودانش کے ماتحت نہیں ہوتے۔
- معاشرہ کا ہر طبقہ چاہے وہ اقلیت میں ہوں یا اکثریت میں سب کو حقوق کا مستحق قرار دیا گیا ہے
- وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ– [۷:۱۰۲] اور ہم نے ان میں سے اکثر لوگوں میں عہد (کا نباہ) نہ پایا اور ان میں سے اکثر لوگوں کو ہم نے نافرمان ہی پایا،
- وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ– [۱۲:۱۰۳] اور اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں اگرچہ آپ (کتنی ہی) خواہش کریں
- اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ– [۴۰:۵۹] بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں رکھتے
- بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ - [۲۳:۷۰] بلکہ وہ ان کے پاس حق لے کر تشریف لائے ہیں اور ان میں سے اکثر لوگ حق کو پسند نہیں کرتے،

# اکثریت – کیا معیار حق ہے؟

- اگر بات حق اور صداقت کی ہو تو اکثریت کوئی معیار نہیں ہے
- بیشتر لوگ جو دنیا میں بستے ہیں علم کے بجائے قیاس و گمان کی پیروی کر رہے ہیں اور ان کے عقائد، تخیلات، فلسفے، اصول زندگی اور قوانین عمل سب کے سب قیاس آرائیوں پر مبنی ہیں
- بخلاف اس کے اللہ کے راستہ، یعنی دنیا میں زندگی بسر کرنے کا وہ طریقہ جو اللہ کی رضا کے مطابق ہے، لازماً صرف وہی ایک ہے جس کا علم اللہ نے خود دیا ہے نہ کہ وہ جس کو لوگوں نے بطور خود اپنے قیاسات سے تجویز کر لیا ہے
- لہٰذا کسی طالب حق کو یہ نہ دیکھنا چاہیے کہ دنیا کے بیشتر انسان کس راستہ پر جا رہے ہیں بلکہ اسے پوری ثابت قدمی کے ساتھ اس راہ پر چلنا چاہیے جو اللہ نے بتائی ہے، چاہے اس راستہ پر چلنے کے لیے وہ دنیا میں اکیلا ہی رہ جائے۔ [ تفہیم القرآن ]

# اکثریت کو کہاں معیار بنایا جاسکتا ہے؟

- کیا اسلام نے اکثریت کا مکمل انکار نہیں کیا؟
- اسلام نے اکثریت کا مکمل انکار نہیں کیا ہے اگر کہیں اکثریت غلط ہو اس کا مطلب یہ نہیں کہ حتماً اقلیت ہی حق پر ہو گی، ممکن ہے اکثریت ٹھیک ہو اور اقلیت غلط، اور یہ بھی ممکن ہے اکثریت بھی غلط ہو اور اقلیت بھی غلط۔
- دین کے اندر اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کو قطعی اصولوں کے طور پر مان لیا جائے تو پھر ان کی واضح کردہ حدود کے اندر رہتے ہوئے مباحات کے بارے میں اکثریت کی بنا پر فیصلے ہو سکتے ہیں
- روز مرہ زندگی کے دیگر امور میں جہاں دین نے اکثریت اور اقلیت کو معیار بننے سے منع نہیں کیا وہاں اکثریت کو معیار بنا سکتے ہیں
- مجلس مشاورت (شوریٰ) میں کسی مباح مسئلے پر اراکین کی اکثریت کی بنا پر فیصلے کیے جا سکتے ہیں (جب اہل شوری کا کسی مسئلہ پر اتفاقی و اکثریتی رائے آجائے تو امام/امیر کے لیے اس کی مخالفت جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس بات کی تائید ایک حدیث سے ہوتی ہے ـ آپ ﷺ نے فرمایا اہل رائے سے مشورہ کرو پھر ان کی پیروی کرو)
- نبی اکرم ﷺ نے جنگ احد کے موقع پر مشاورت میں اکثریت کی بنا پر شہر سے باہر لڑنے کا فیصلہ کیا، اگرچہ آپ ﷺ کی ذاتی رائے شہر کے اندر رہ کر دفاع کرنے کی تھی
- قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ أُمَّتِي لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ اخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ - بلاشبہ میری امت گمراہی پر مجتمع (متفق) نہ ہو گی جب تم اختلافات دیکھو تو (قرآن و سنت پر عمل پیرا) اکثریت کا ساتھ دو

# اسلام اور اکثریت

- سورۃ الانعام کی آیت ۱۱۶ (وَاِنۡ تُطِعۡ اَکۡثَرَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ یُضِلُّوۡكَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ - اور اگر آپ روئے زمین کی اکثریت کا اتباع کرلیں گے تو یہ راسِ خدا سے بہکادیں گے)

## سے کیا جمہوریت کی مخالفت پر استدلال درست ہے؟

اس آیت سے جمہوریت کی مخالفت پر استدلال درست نہیں ہے، اس آیت میں اصول کا نہیں بلکہ امر واقعی کا بیان ہے در حقیقت یہ آیت (الانعام - 116) حق و باطل کے فیصلے سے متعلق ہے۔ یعنی اگر حق و باطل کے درمیان فیصلہ ہوگا تو یقیناً اکثریت کی رائے کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

اس آیتِ کریمہ کو آیات 113، 114 اور 115 کے ساتھ ملا کر پڑھنا چاہیے جو اس کا درست تناظر فراہم کرتی ہیں کہ اس آیت میں طرز حکومت کی بات نہین ہو رہی

- اِس آیت میں یہ حقیقت نمایاں کی گئ ہے کہ لوگوں کی اکثریت بالعموم گمراہی پر کھڑی ہوتی ہے، لہٰذا اگر اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اُن کی پیروی کی تو وہ اللہ کی راہ سے بھٹکا دیں گے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ بیش تر لوگ رسوم و رواج کے پابند اور آبائی طور طریقوں کے پیرو ہوتے ہیں۔ وہ محکم دلائل پر کھڑے نہیں ہوتے، وہ علم و استدلال کے بجاے ظن و گمان کو بنیاد بناتے ہیں، لہٰذا حق کے متلاشی کو یہ روش اختیار نہیں کرنی چاہیے کہ چونکہ زیادہ لوگ فلاں بات کہہ رہے ہیں، اِس لیے وہی صحیح اور لائق اتباع ہے۔ اِس کے بجاے اللہ کی ہدایت کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنانا چاہیے
- ان معاملات میں جن کا تعلق قرآن و حدیث کی نصوص سے نہیں بلکہ ان کا تعلق نظم و ضبط ایڈ منسٹریشن سے ہے اور دین نے اس سے منع بھی نہیں کیا وہاں ایسے اصولوں سے استفادہ کیا جاسکتا ہے

# اسلام اور اکثریت

- معاشرہ کو ادارہ کرنے کیلیئے اکثریت کی رائے پر انحصار ایک قسم کی مجبوری ہے کیونکہ مادی معاشرہ میں قوانین کو مقررہ کرنے اور کسی مسئلہ میں فیصلہ دینے کیلیئے کوئی بھی قانون اعتراضات سے خالی نہیں ہے۔
- اس وجہ سے بہت سے دانشور اس حقیقت کا اعتراف کرنے کے باوجود کہ بیشتر امور میں اکثریت کی رائے غلطی کا شکار ہو سکتی ہے پھر بھی اکثریت کی رائے کو قبول کرنے پر مجبور ہیں کیونکہ اس کے علاوہ کوئی دوسرا اس سے بہتر راستہ نہیں ہے
- جمہوری طریقہ میں مسلمان کفار کو نہیں بلکہ مسلمانوں کا چناؤ کرتے ہیں نہ وہ کفار سے ہدایت لیتے ہیں، یہ ایک چناؤ کا ایڈمنسٹریشن کا طریقہ ہے جس سے ایمان و دین محفوظ ہے۔ مسلمان اگر کوئی بہتر طریقہ ایجاد کر لیں تو سب اس پر عمل کرنا شروع کر دیں گے۔
- کسی اسلامی ملک میں پارلیمنٹ حق و باطل کے بارے میں فیصلے نہیں کرتی (اس لیے کہ حرام و حلال اور نصوص کے بارے میں پارلیمان فیصلہ نہیں کر سکتی، یہ سب تو اسلام میں طے شدہ ہیں)، پارلیمنٹ میں انتظامیہ، عوامی امور، دفاع، بین الاقوامی امور، اقتصادیات، فوجداری اور دیوانی قوانین وغیرہ (صرف مباحات اور انتظامی امور) کے بارے میں قانون سازی کی جاتی ہے
- اجتہادی مسائل میں اسلامی علوم کے ماہرین کی آرا میں بھی قانون سازی ہو سکتی ہے

# اسلام اور اکثریت

- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : " اثْنَانِ خَيْرٌ مِنْ وَاحِدٍ ، وَثَلَاثَةٌ خَيْرٌ مِنَ اثْنَيْنِ ، وَأَرْبَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثَةٍ ، فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ ، فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَجْمَعَ أُمَّتِي إِلَّا عَلَى هُدًى "احمد بن حنبل، المسند، 21331
- کسی مسئلے پر دو کا ایک کے مقابلے میں جمع ہونا بہتر اور محفوظ ہے۔اسی طرح تین دو کے مقابلے میں بہتر ہیں اور چار، تین کے مقابلے میں تم پر اکثریتی جماعت کی پیروی لازم ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ میری امت کو سوائے ہدایت کے کسی غلط بات پر جمع نہیں ہونے دے گا۔
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:تشاوروا فی أمرکم، فإن کان اثنان واثنان، فارجعوا فی الشوریٰ، فإن کان أربعة واثنان، فخذوا صنف الأکثر- الطبقات الکبری، ابن سعد، 3: 61 اپنے امور میں باہمی مشورہ کیا کرو، اگر کسی مسئلے پر رائے دو اور دو افراد میں مساوی تقسیم ہو جائے تو پھر اُسے شوریٰ میں لے جاؤ۔ اگر رائے کی تقسیم چار اور دو میں ہو جائے تو اکثریتی رائے کو اپنالو۔

## پاکستان میں :

- عوام کی حاکمیت کے مغربی تصور کو آئین کے آرٹیکل 227 میں رد کر دیا گیا ہے جس کے مطابق تمام موجودہ قوانین کو قران و سنت میں منضبط اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے گا۔۔۔ اور ایسا کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا جو اسلامی احکام کے منافی ہو۔

# اسلام اور اکثریت

- کیا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے جیش اسامہ کے وقت (مشاورت کا) اکثریت کا فیصلہ رد کیا؟

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے صحابہ کا مشورہ قبول نہیں کیا اس لیے کہ آپؓ اس پر یکسو تھے کہ یہ آپ ﷺ کا حکم ہے (اور آپؐ کا حکم نصوص میں سے ہے) اور مشاورت تو غیر منصوص احکام میں ہوتی ہے۔ آپ کے اس موقف کو صحابہ نے تسلیم کر لیا اور اس معاملے پر یکسو ہو گئے

- مانعین زکواۃ سے جہاد کے مسئلے پر بھی صحابہ کی اکثریت اس عمل کے خلاف تھی کیا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے صحابہ کی اکثریت کے خلاف جہاد کا فیصلہ کیا؟

مانعین زکواۃ سے جہاد کے مسئلے میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انفرادی رائے پر عمل نہیں کیا ہے بلکہ جب وہ اس موقف کی صحت پر ڈٹ گئے تو بعد میں باقی ارباب حل وعقد کی رائے بھی بدل گئی جس کے بعد ایک متفقہ رائے پر عمل ہوا ہے

آپؓ نے قرآن مجید کی اس آیت سے استدلال کیا۔ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ [التوبۃ: ۱۱] پس اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں تو دین میں تمھارے بھائی ہیں، اور ہم ان لوگوں کے لیے آیات کھول کر بیان کرتے ہیں جو جانتے ہیں (سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۵ سے بھی)، ان دو آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ توبہ کے قبول ہونے اور اسلام میں داخل ہونے کے لیے نماز قائم کرنا اور زکوۃ ادا کرنا لازمی شرائط ہیں۔ ان دونوں چیزوں کے مابین کوئی فرق نہیں کیا جائے گا۔ آپؓ کے اس استدلال سے صحابہ کرام بالآخر یکسو ہو گئے